منقبت مولا علیؑ

میرے دل کا وظیفہ علیؑ علیؑ
ہو کوئی زمانہ وقت کوئی ہر سچا بشر بولے گا یہی

تو مولا تیرے بچے مولا ملکہ زوجہ تیری
منگتے کو سلطان بنا دے تیرے در کر پھیری
ارے کوئی نہیں ہے کوئی نہیں میرے مولا تیرے جیسا سخی

تیری نورانی چوکھٹ کے جو ذرّے بن جائیں
چاند ستارے سورج اُن سے روشنی مانگنے آئیں
اللہ کے گھر میں بھی مولا تیرے نورِ جلی سے شمع جلی

رزق دو عالم کو دیتا ہے خود کرتا ہے فاقہ
کوئی نہیں تھا کوئی نہیں ہے تجھ سا میرے آقا
تیرا صدقہ جس کو مل جائے وہ منگتا بھی ہو جائے غنی

نبی ولی ابدال قلندر تیرے در پہ آئیں
تیرا صدقہ کھائیں سارے تیرے ہی گن گائیں
تو اعلیٰ ہے تو مولا ہے خود کہتے ہیں اللہ و نبی

403

جو تھے سورما بھاگنے والے پھر تو رُک گئے سارے
خاموشی کے آئینے ٹوٹے چمکے حیدری نعرے
جب رن میں گلے پہ مرحب کے چلی تیغِ علی یہؑ کہتی ہوئی

بغض میرے مولا سے جو رکھتا تھا اپنے دل میں
جو کہ علیؑ کا خود کو ہمسر کہتا تھا محفل میں
کہتا تھا تڑپ کے جھنجھلا کے تنہائی میں وہ بھی کبھی کبھی

دیکھ کے تابندہ تحریریں کہتا ہے جگ سارا
جو گوہرؔ نے حرف تراشہ چمکا بن کے تارا
تیرے در سے اُجالوں کی مولا گوہرؔ کو اتنی بھیک ملی